مارکنگ اسکیم اردو

(Marking Scheme Urdu)

سینئر سیکنڈری اسکول امتحان

مارچ 2013

اردو (الیکٹیو)

Urdu(Elective)

ممتحن حضرات کے لئے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن حضرات کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل وہ کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کرلیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لئے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر وتحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کردینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہوجاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غور وخوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کرکے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جارہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل

سکتا ہے۔لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جا سکے۔

امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔

ممتحن حضرات کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبہ اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے سی۔بی۔ایس۔ای۔ سے حاصل کر سکتے ہیں اس لئے صدر ممتحن/ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے، وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔ جائزہ لینے اور یہ اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

(3) ممتحن حضرات کو کاپیاں جانچ کے لئے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔ یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مدنظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جز و ہیں تو ہر جز و کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیئے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو مارکنگ اسکیم کے مطابق ہی نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دئے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کئے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(9) ممتحن حضرات کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ جس سے کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہو سکیں۔

(10) ممتحن حضرات کو چاہیے کہ جواب کی ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز بیس سے پچیس کاپی چیک کرنے میں پانچ سے چھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(11) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(12) ممتحن حضرات کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1) سے لے کر سو (100) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔ برائے کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(13) صدر ممتحن / ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے۔

(14) زبان وادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(15) **اقدار پر مبنی سوالات کے سلسلے میں صدر ممتحن/ممتحن حضرات کے لیے خصوصی ہدایت یہ ہے کہ اگر طالب علم مناسب دلیلوں کے ساتھ کوئی ایسا جواب تحریر کرتا ہے جس کا حوالہ مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے تو اسے بھی درست تصور کیا جائے اور پورا پورا نمبر دیا جائے۔**

(16) جب طلبہ تخلیقی اظہار کرتے ہوں تب ان کے خوشخط اور املا پر بھی نمبر دینے کا خیال رکھیں۔

Code No. 30/1

مارکنگ اسکیم

اردو (الیکٹو)

کل نمبر 100 **وقت 3 گھنٹے**

1۔ درج ذیل میں سے کسی ایک اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق دیئے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ **10**

''جو پہلے سے کروڑ پتی اور ارب پتی تھے ان کی سب سے بڑی پریشانی مزدور تھا جو آنکھ میں لگانے کو بھی نہ ملتا تھا۔ کارخانے بند ہونا شروع ہو گئے تو دوسرے ملکوں نے اپنا ردی سامان پہنچانا شروع کر دیا۔ ملک کے بڑے بڑے انجینئر، سائنٹسٹ، ٹیکنو کریٹ کوڑی کے تین ہو گئے۔ باہر کے ملکوں نے جب تجارت کے نام پر دھاندلی شروع کر دی اور ایک ہزار روپے میں ایک ماچس بیچنا شروع کر دی تو حکومت بوکھلا گئی۔ لیکن اس دن تو حکومت کے ہاتھوں کے طوطے ہی اڑ گئے جب اسے معلوم ہوا کہ ملک کے کسان اپنی دولت چپکے چپکے دوسرے ملکوں کے بینکوں میں جمع کر کے کھسکتے جا رہے ہیں اور فصل اگانا توہین آمیز کام سمجھنے لگے ہیں۔ یہ دیکھ کر حکومت نے اپنے سارے اعلیٰ دماغوں کو یکجا کیا۔ بڑے بڑے سیمینار کیے۔ سوال یہ تھا کہ ملک کے سو فیصدی لوگ ایک ساتھ ایک جیسے مالدار ہو سکتے ہیں؟ کیا سب کو مالدار ہو جانے دیا جائے؟ جواب ملا نہیں ایسا کبھی نہیں ہونا چاہیے؟

(i) یہ اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے اور اس کے مصنف کا نام کیا ہے؟

(ii) کروڑ پتی، ارب پتی لوگوں کی بڑی پریشانی کیا تھی؟

(iii) باہر کے ملکوں نے تجارت میں کیا دھاندلی شروع کر دی؟

(iv) حکومت کے ہاتھوں کے طوطے کیوں اڑ گئے؟

(v) حکومت نے لوگوں کو جمع کر کے کیا کیا اور اسے کیا جواب ملا؟

یا

خوجی سے ہماری ملاقات نواب صاحب کے تاریخی بٹیر صف شکن علی شاہ کے گم ہوجانے کے وقت ہوتی ہے۔ جہاں بہت سے مصاحب نواب صاحب کو بٹیر کی گم شدگی پر تعزیت دے رہے ہیں وہاں خوجی بھی ہے۔ اس میں کوئی خصوصیت ایسی ضرور ہے کہ وہ بہت جلد ہمیں اپنی طرف متوجہ کرلیتا ہے۔ اس کی تیز زبانی، اس کے فقرے، اس کی خالص افیونیوں کی سی گفتگو، سب میں ایک ذہین بھانڈ کی کیفیت ہے۔ شروع میں ایسا نہیں معلوم ہوتا کہ آگے بڑھ کر اس کی ہستی افسانے پر چھا جائے گی اور جہاں وہ نہ ہوگا وہاں ''فسانہ آزاد'' کی دل کشی کو گھن لگ جائے گا۔ لیکن جب نواب صاحب کی زبانی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خوجی کی عمر ساٹھ سال ہے تو ہمیں اس کی باتوں میں ایک طرح کا مزا آنے لگتا ہے۔ وہ اپنے خیال میں سنجیدگی سے رائے دے رہا ہے لیکن ہر شخص اسے چھیڑتا ہے۔ وہ بھی خاموش نہیں رہ سکتا۔ ہر بات کا جواب دینا ضروری ہے۔ ہر جگہ اپنی برتری جتانا ضروری ہے۔ اور ہر شخص پر تنقید کرنا لازمی ہے یہیں ہمیں اس کی سیرت کے ابتدائی نقوش مل جاتے ہیں جن کا زیادہ حصہ کتاب کے ختم ہونے تک باقی رہتا ہے۔ اس کے ڈرنے اور نفرت کرنے کی چیزوں میں پانی ہے جس کے نام سے وہ پناہ مانگتا ہے۔ آگے چل کر اس میں کمہار اور بوا زعفران کا اضافہ ہوجاتا ہے۔

(i) یہ اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے اور اسکے مصنف کا نام کیا ہے؟

(ii) خوجی سے ہماری ملاقات کب اور کہاں ہوتی ہے؟

(iii) خوجی کی کون سی خصوصیات بہت جلد اپنی طرف متوجہ کرلیتی ہیں؟

(iv) خوجی کن چیزوں سے ڈرتا اور نفرت کرتا ہے؟

(v) درج ذیل کی وضاحت کیجیے:

تعزیت دینا — گھن لگ جانا — برتری جتانا — پناہ مانگنا

جواب:

(i) درج بالا اقتباس سبق ''سکون کی نیند'' سے لیا گیا ہے۔ اس کے مصنف ہیں اقبال مجید

(ii) کروڑ پتی ارب پتی لوگوں کی بڑی پریشانی تھی ''مزدور'' جو کام کرنے کے لیے نہیں ملتے تھے۔

(iii) باہر کے ملکوں نے تجارت میں یہ دھاندلی شروع کر دی کہ اپنا مال کافی مہنگا بیچنے لگے جیسے ماچس ایک ہزار روپے میں۔

(iv) جب حکومت کو پتہ چلا کہ ملک کے کسان اپنی دولت چپکے چپکے دوسرے ملکوں کے بینکوں میں جمع کر کے یہاں سے کھسکتے جا رہے ہیں اور فصل اگانا توہین آمیز کام سمجھنے لگے ہیں تو حکومت کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔

(v) حکومت نے اعلیٰ دماغوں کو یکجا کر کے سیمینار کیے اور پوچھا کہ کیا سو فیصد لوگ مالدار ہو سکتے ہیں جواب ملا نہیں ایسا کبھی نہیں ہونا چاہیے۔

یا

(i) سبق کا نام:— ''خوجی-ایک مطالعہ''

مصنف کا نام:— احتشام حسین

(ii) خوجی سے پہلی ملاقات نواب صاحب کے تاریخی بٹیر صف شکن علی شاہ کے گم ہو جانے کے وقت ہوتی ہے۔

(iii) اس کی تیز زبانی، اس کے فقرے، خالص افیونیوں کی سی گفتگو ایسی خصوصیات ہیں جو بہت جلد اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہیں۔

(iv) خوجی پانی، کمہار اور بوا زعفران سے ڈرتا اور نفرت کرتا ہے۔

(v)

تعزیت دینا	ماتم پرسی/ پرسا/ مردے کے گھر والوں سے اظہار ہمدردی کرنا/ دلاسا دینا
گہن لگنا	داغ/عیب لگنا/ چمک دمک کم پڑنا
برتری جتانا	بڑائی/ بہتری/ اپنی بڑائی کرنا
پناہ مانگنا	دور رہنا/ خوف زدہ ہونا/ بچنا

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **2×5 = 10**

2۔ ''غالبؔ نے مراسلے کو مکالمہ بنا دیا ہے'' کیا یہ خیال صحیح ہے؟ اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔ 5

یا

قرۃالعین حیدر کی افسانہ نگاری کی خصوصیات لکھیے۔

جواب: ''غالبؔ نے مراسلے کو مکالمہ بنا دیا ہے'' یہ خیال بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ جب ہم مرزا غالبؔ کے خطوط کا مطالعہ کرتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے دو آدمی آمنے سامنے بیٹھ کر علمی اور سنجیدہ گفتگو کر رہے ہیں۔ مثلاً منشی ہر گوپال تفتہ کو ایک خط میں یوں مخاطب کرتے ہیں ''کیوں صاحب روٹھے ہی رہو گے یا منو گے بھی؟ اور اگر کسی طرح نہیں منتے تو روٹھنے کی وجہ تو لکھو''۔

خود مرزا غالبؔ اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ ''مرزا صاحب میں نے وہ انداز تحریر ایجاد کیا ہے کہ مراسلے کو مکالمہ بنا دیا ہے۔ ہزار کوس سے بہ زبان قلم باتیں کیا کرو ہجر میں وصال کے مزے لیا کرو''

یا

قرۃالعین حیدر کی افسانہ نگاری کی خصوصیات

قرۃالعین حیدر نے افسانہ نگاری میں ایک اہم مقام حاصل کیا ان کے افسانوں کی خصوصیات، تاریخ، تہذیب اور زبان پر گہری گرفت ہے۔ اسی چیز نے ان کے افسانوں میں ایک نیا انداز پیدا کیا اور بہت جلد اردو ادب کے ممتاز ناول نگاروں اور افسانہ نگاروں میں شامل ہوگئیں۔ کہانی کہنے کا فن اور قاری کو باندھے رہنے کا فن انھیں خوب آتا ہے۔ انداز بیان میں شگفتگی پائی جاتی ہے، فکر اور فلسفہ کی چاشنی لیے جملے پائے جاتے ہیں۔

کردار نگاری میں قرۃالعین حیدر کو کمال حاصل ہے۔ کردار کو اس انداز سے پیش کرنا کہ اس سے اپنائیت محسوس ہوتی ہے۔ مکالمے برجستہ ہوتے ہیں ان کے افسانوں کی سب سے بڑی خوبی ان کا بھرپور مجموعی تاثر ہوتا ہے۔

قرۃالعین حیدر کے افسانوں کا کینوس وسیع ہے۔ ان کے یہاں موضوع اور مواد دونوں ہی میں تنوع نظر آتا ہے۔ ان کا فن برابر ارتقائی مدارج طے کرتا رہا ہے۔ ان کے افسانوں میں تقسیم وطن کا درد و کرب، ہجرت کی اذیت، اقدار و روایات کی پامالی، سیاسی اور سماجی قدروں کا کھوکھلا پن، طبقاتی کشمکش، بہتر زندگی کی خواہش، رومانیت سے گریز، وقت

کا جبر، انسان دوستی، رنگ و نسل، مذہب اور قومیت کا احساس ان کے افسانوں کو عظمت و آفاقیت عطا کرتا ہے۔

قرۃالعین حیدر ان افسانہ نگاروں میں سے ایک ہیں جن کے افسانے بہت جدید ہونے کے باوجود بے حد پرکشش ہیں۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 5 = 5×1

3۔ درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے جواب لکھیے۔ **10**

(i) افسانہ ''لمحے'' کا مرکزی خیال کیا ہے؟

(ii) امراؤ جان ادا کے کردار پر روشنی ڈالیے۔

(iii) بجوکا کسے کہتے ہیں؟ افسانہ نگار نے اس کے ذریعے کیا پیغام دیا ہے؟

(iv) ڈاکٹر خالص نے جدید شاعری کی کیا خصوصیات بتائی ہیں؟

جواب:

(i) بلونت سنگھ کے افسانے ''لمحے'' کا مرکزی خیال یہ ہے کہ انسان کو ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہونا چاہیے کیونکہ ایک دوسرے کے دکھوں میں شرکت ہی حقیقی انسانیت ہے۔

(ii) مرزا ہادی رسؔوا کے ناول ''امراؤ جان ادا'' کا مرکزی کردار خود امراؤ جان ہی ہے اور پوری کہانی اسی کے ارد گرد گھومتی ہے چاہے وہ فیض آباد کی امیرن کی شکل میں ہمارے سامنے آتی ہو یا خانم کے کوٹھے کی امراؤ جان کی شکل میں ہر جگہ امراؤ جان ادا کے کردار کی انفرادیت برقرار رہے۔ وہ طوائف بنتی ہے تو اس میں عام طوائفوں کے ناز نخرے تو ہوتے ہی ہیں مگر وہ دوسری طوائفوں سے اس طرح مختلف نظر آتی ہے کہ اس کا علمی اور ادبی ذوق ستھرا اور شائستہ ہے۔ وہ خود ایک شاعرہ ہے جس کا تخلص آؔدا ہے۔

(iii) بجوکا بانس یا درخت کی شاخوں سے بنا ہوا ایک ڈھانچہ ہوتا ہے جسے ٹوپی اور کرتا پہنا کر کھیت میں آدمی کی طرح کھڑا کر دیتے ہیں تاکہ جانور اور پرندے اس سے ڈر کر کھیت سے دور ہی رہیں۔ افسانہ نگار نے اس

کے ذریعے یہ پیغام دیا ہے کہ محنت کش کو اس کی محنت کا پھل ملنا چاہیے کیونکہ کل بھی محنت کش کسانوں کا استحصال ہوتا تھا اور آج بھی ہو رہا ہے۔ بجو کا میں ہوری جو وصیت کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ افراد ہوں یا قومیں انھیں اپنی املاک اور پیداوار وغیرہ کی خود ہی حفاظت کرنی چاہیے۔ یہ کام اگر وہ دوسروں سے کروائیں گے تو ایک دن وہ اپنا حق مانگنے کے لیے کھڑے ہو جائیں گے۔

(iv) ڈاکٹر خالص نے ردیف اور قافیہ کی آزادی کو جدید شاعری کی خصوصیت بتاتے ہوئے کہا کہ آپ (غالبؔ) نے اردو شاعری کو قافیہ اور ردیف کی زنجیروں میں قید کر رکھا تھا ہم ن ے اس کے خلاف جہاد کر کے اسے آزاد کیا اور اس طرح اس میں وہ اوصاف پیدا کیے جو محض خارجی خصوصیات سے کہیں زیادہ اہم ہیں۔ میری مراد رفعت تخیل، تازگی، افکار اور ندرت فکر سے ہے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 5×2 = 10

حصہ نظم

4۔ درج ذیل میں سے کسی ایک حصے کو پڑھ کر دیئے گیے سوالوں کے جواب لکھیے۔ 10

فصل کے ساتھ ساتھ کھیتوں سے
اگ رہی ہے بغاوتوں کی سپاہ
جگمگاتی ہے عدل کی شمشیر
مل سکے گی نہ ظالموں کو پناہ

کارخانوں کے آہنی دل سے
ایک سیلاب سا ابلتا ہے
سرخ پرچم ہوا کے سینے پر
بن کے رنگ شفق مچلتا ہے

یہی ہندوستان کا ساحل ہے
جس پہ ٹوٹا غرور سلطانی

آگ سی لگ گئی ہے پانی میں
موجیں کرتی ہیں شعلہ افشانی

(i) مندرجہ بالا نظم کے شاعر کا نام کیا ہے؟

(ii) کھیتوں سے بغاوتوں کی سپاہ اگنے کا کیا مطلب ہے؟

(iii) عدل کی شمشیر چمکنے سے کیا ہوگا؟

(iv) سرخ پرچم کس بات کی علامت ہے؟

(v) ''غرور سلطانی'' ٹوٹنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب:

(i) شاعر کا نام: **علی سردار جعفری**

(ii) مطلب ہے کہ مزدور اور کسان سب بیدار ہو گئے ہیں ان کے دلوں میں بھی بغاوت کی آگ سلگنے لگی ہے وہ بھی انقلاب کے نعرے لگا رہے ہیں۔

(iii) عدل کی شمشیر چمکنے کا مطلب ہے کہ ظالم لوگوں کو کسی طرح معاف نہیں کیا جائے گا، انھیں ہرگز پناہ نہ مل سکے گی۔

(iv) سرخ پرچم انقلاب کی علامت ہے۔

(v) بادشاہت ختم ہوئی یعنی بادشاہوں کا غرور ٹوٹا۔ بادشاہ جو چند مٹھی بھر ساتھیوں کی وجہ سے ہندوستان پر قابض تھے، کروڑوں ہندوستانی جن بغاوت پر آمادہ ہو گئے تو بادشاہت نے گھٹنے ٹیک دیے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **2×5 = 10**

یا

منزلِ عشق پہ یاد آئیں گے کچھ راہ کے غم
مجھ سے لپٹی ہوئی کچھ گردِ سفر بھی ہوگی

ہاتھ سے کس نے ساغر پٹکا موسم کی بے کیفی پر
اتنا برسا ٹوٹ کے پانی ڈوب چلا مے خانہ بھی

اب شوق سے بگاڑ کی باتیں کیا کرو
کچھ پا گئے ہیں آپ کی طرز بیاں سے ہم

دیتے ہیں سراغ فصل گل کا
شاخوں پہ جلے ہوئے بسیرے

انھیں گل رنگ دریچوں سے سحر جھانکے گی
کیوں نہ کھلتے ہوئے زخموں کو دعا دی جائے

(i) منزل عشق پہ شاعر کو کیا یاد آئے گا اور کیوں؟

(ii) پانی کیوں ٹوٹ کے برسا اور اس کا کیا نتیجہ ہوا؟

(iii) ''کچھ پا گئے ہیں آپ کی طرز بیاں سے ہم'' کا کیا مطلب ہے؟

(iv) شاعر کو فصل گل کا سراغ کن چیزوں سے ملتا ہے؟

(v) گل رنگ دریچوں سے کیا مراد ہے؟

جواب:

(i) شاعر کو منزل عشق پر راہ کے غم یاد آئیں گے اور اس لیے یاد آئیں گے کہ راہ کی دشواریاں اس کی شخصیت کو تبدیل کر چکی ہوں گی۔

(ii) موسم کے بے کیف ہونے کی وجہ سے مے خوار نے ساغر پھینک دیا اس کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے پانی برسا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مے خانہ اس میں ڈوب گیا یعنی شرابی کی دعا قبول ہوئی۔

(iii) ''کچھ پا گئے ہیں آپ کی طرز بیاں سے ہم'' کا مطلب یہ ہے کہ ہم آپ کی طرز گفتگو میں ہمارے لیے جو الفت پنہاں ہے ہم اس کو سمجھ گئے ہیں۔

(iv) شاعر کو فصل گل کا سراغ شاخوں پر جلے ہوئے بسیروں سے ملتا ہے۔

(v) کھلتے ہوئے زخموں کو گل رنگ دریچہ کہا گیا ہے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 10 = 2×5

5۔ نظم ''ارتقا'' کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں لکھیے۔ **10**

یا

نظم ''یادنگر'' میں قتل و غارت گری کے الفاظ نظم کے مرکزی خیال کی طرف اشارہ کرتے ہیں، آپ اس سے کس حد تک متفق ہیں؟ اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

جواب:

ارتقا: جمیل مظہری کی ایک فلسفیانہ نظم ہے۔ شاعر نے اس نظم میں یہ بیان کیا ہے کہ دنیا میں انسان کے اختیار میں کون کون سی چیزیں ہیں اور وہ کس طرح اپنی کامیابی کی نئی نئی منزلیں تلاش کرتا ہے۔ انسان اپنے ارتقا کے سفر میں اچھے برے ہر طرح کے تجربہ سے گزرتا ہے کبھی ناکام ہوتا ہے کبھی کامیاب ہوتا ہے لیکن اسے اپنی ناکامی پر نہ تو ہمت ہارنا چاہیے نہ اپنے سفر سے منھ موڑنا چاہیے یہی اس نظم کا مرکزی خیال ہے۔

یا

''یادنگر'' شفیق فاطمہ شعریٰ کی بہترین نظم ہے۔ اس نظم کا مرکزی خیال ہمارے ملک میں آئے دن ہونے والے فسادات اور ان کی ہولناکی ہے۔ اس نظم میں استعمال ہوئے قتل و غارت گری کے الفاظ مثلاً پاؤں پڑنا، ہاتھ روکنا،

قاتل، انگارہ، اجل، درندے، دکھیائیں وغیرہ ایسے الفاظ ہیں جو نظم کے مرکزی خیال یعنی فسادات کی ہولناکی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **5×1 = 5**

6۔ درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے جواب لکھیے۔ 10

(i) عمیق حنفی کی نظم نگاری کی خصوصیات کیا ہیں؟

(ii) شفیق فاطمہ شعریٰ نے نظم ''یادنگر'' میں کیا بتانے کی کوشش کی ہے؟

(iii) انسان نے اس کائنات کو اپنی کوششوں سے کس طرح خوش رنگ اور کارآمد بنا دیا ہے؟

(iv) روحِ ارضی آدم کا استقبال کیوں کرتی ہے؟

جواب:

(i) **عمیق حنفی کی نظم نگاری کی خصوصیات**

عمیق حنفی نے اپنا ادبی سفر ترقی پسند تحریک کے عروج کے زمانے میں شروع کیا۔ ان کا پہلا مجموعہ کلام ''سنگ پیراہن'' اسی دور سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے بعد جدیدیت کے زیر اثر آ گئے۔ ان کی نظم نگاری کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ نت نئے شعری تجربے کرتے رہتے ہیں، جن موضوعات کا احاطہ کرتے ہیں ان کے سارے امکانات کو بروئے کار لا کر انتہائی مؤثر انداز میں پیش کرتے ہیں۔

(ii) شفیق فاطمہ شعریٰ نے اپنی نظم ''یادنگر'' میں فسادات کی ہولناکی بتانے کی کوشش کی ہے۔ ہمارے ملک میں آئے دن فسادات ہوتے ہیں۔ ایسے ہی ایک فساد کی کچھ تلخ یادیں شاعرہ کے ذہن پر نقش ہیں۔ ان ہی بھولی بسری یادوں کو انھوں نے نظم ''یادنگر'' میں پیش کیا ہے۔ یادنگر شاعرہ کی وہ بھولی بسری یادیں ہیں جو اسے وطن سے دور بری طرح ستارہی ہیں اور اسے یاد آرہے ہیں اپنے وطن کے شب و روز کیونکہ وہ وطن سے دور ایک کیمپ میں زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔

(iii) انسان نے اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کے سہارے کائنات کو اپنی کوششوں سے خوش رنگ اور کارآمد بنالیا ہے۔ وہ انصاف پسند بن گیا ہے، حالانکہ فطری طور سے وہ آزاد ہے لیکن اس نے خود اپنے اوپر پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں۔اس میں ہمدردی، انصاف پسندی اور ایثار کا جذبہ پیدا ہوگیا ہے۔زندگی بھر وہ اپنی غلطیوں سے سیکھتا رہتا ہے اور انھیں تجربات کی روشنی میں وہ نئی تحقیقات کی طرف گامزن ہے۔ بہت سی ناکامیوں اور گمراہیوں سے گزر کر وہ کامیابیوں کی طرف رواں دواں ہے اور اس طرح کائنات کو خوش رنگ اور کارآمد بنانے میں مصروف ہے۔

(iv) آدم کا استقبال اس لیے کرتی ہے کہ خدا نے آدم سے ناراض ہوکر انھیں زمین پر بھیجا۔ زمین آدم کے لیے ایک نئی جگہ تھی۔ وہ یہاں نو وارد تھے۔آدم کی آمد پر زمین کی روح نے بڑی گرم جوشی سے ان کا استقبال کیا۔آدم کو ان کی حقیقت بتائی کہ کائنات میں سب سے بہتر تخلیق انسان کی ہے، وہ اشرف المخلوقات ہے تمام چیزیں اسی کے لیے پیدا کی ہیں اور سب چیزیں اس کی محکوم ہیں، فرشتوں نے بھی آدم کو ان کی عظمت کا احساس دلایا تھا جنت سے زمین پر بھیجتے ہوئے۔اور اسی طرح دنیا میں ان کا شاندار استقبال روح ارضی نے کیا۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **5×2 = 10**

7۔ پطرس بخاری کی انشائیہ نگاری پر نوٹ لکھیے۔ **4**

یا

کہانی ''جنم دن'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

جواب:

پطرس بخاری کی انشائیہ نگاری

پطرس بخاری اردو ادب کے ان چند لکھنے والوں میں سے ہیں جنھوں نے اگرچہ کم لکھا مگر شہرت بہت حاصل کی۔ان کے مزاحیہ مضامین کا مجموعہ ''مضامین پطرس'' کل گیارہ مضامین پر مشتمل ہے مگر اس مختصر کتاب میں قہقہوں کی ایک دنیا آباد ہے۔ان کی تحریر پر انگریزی طرز کی گہری چھاپ ہے اور عبارت میں شوخی، شگفتگی، روانی اور بے ساختہ پن نمایاں

ہے۔سیدھی سادی باتوں سے مزاح پیدا کرنا،لفظوں کے الٹ پھیر سے جملے چست کرنا اور خود کو مذاق کا موضوع بنا کر اپنے اوپر ہنسنا ان کا خاص انداز ہے۔پطرس زندگی کی چھوٹی چھوٹی سچائیوں پر نظر رکھتے ہیں اور قاری کو خوب ہنساتے ہیں۔ان کے انشائیے نہایت خوشگوار اثر چھوڑتے ہیں۔

یا

جنم دن کا خلاصہ

مصنف کا جنم دن ہے لیکن مفلسی کا یہ حال ہے کہ آج کے دن بھی اس کے پاس نہ اپنے کپڑے ہیں اور نہ ہی قرض لینے کا کوئی ذریعہ۔پڑوسی نے جنم دن کی مبارک باد دی۔مصنف اپنے گھر سے دور ہے۔ایک مفلس مصنف پبلشر اس سے کہانیاں لکھواتا ہے مگر اسے پیسہ نہیں دیتا ہے۔دوستوں کا قرض دار ہے آج اپنے جنم دن پر اس کے پاس چائے پینے کے لیے پیسہ نہیں ہے۔اب تو چائے بھی ادھار نہیں ملتی۔مکان مالک کرایہ نہ ملنے کی وجہ سے مکان خالی کرنے کے لیے کہتا ہے۔ڈپٹی کمشنر الٹے سیدھے مضمون لکھنے پر اسے ڈانٹتا ہے۔تنگ دستی سے تنگ آ کر وہ خودکشی کرنے کی سوچتا ہے۔وہ سوچتا ہے کہ آج میرا جنم دن ہے میں کوئی غلط کام نہیں کروں گا۔شام ہو جاتی ہے بھوک سے اس کا دل بوجھل ہے، ہونٹ خشک ہو گئے ہیں ایک دوست نے لنچ پر بلایا تھا جب وہ اس کے گھر گیا تو پتہ چلا کہ دوست کسی ضروری کام سے اچانک چلا گیا ہے۔یہ مایوس ہو کر واپس آ جاتا ہے راستے میں بھوک سے نڈھال ہو کر گرتا پڑتا گھر کی طرف واپس آ جاتا ہے۔راستہ میں جو شناسا ملے وہ بھی یوں ہی گزر گیے۔اس کے پیچھے سی آئی ڈی کا آدمی لگا ہوا ہے ایک اجنبی عورت ڈھنگ کے کپڑے پہنے ہوئے خود اس سے مدد مانگتی ہے کیونکہ اس کا شہر سیلاب میں تباہ ہو چکا تھا وہ بتاتا ہے کہ بہن میرے پاس کچھ نہیں ہے۔تبھی بینک کلرک کا ملازم لڑکا ماچس مانگنے آتا ہے مصنف اس سے پانی مانگ کر پیتا ہے لڑکا اس کی حالت دیکھ کر دو روپے واپسی کے وعدے پر اسے ادھار دینے کا وعدہ کرتا ہے لیکن وہ صرف دو آنہ لے کر آتا ہے۔مصنف ایک آنے میں سے چائے بیڑی اور ڈوسا منگاتا ہے دونوں کھاتے ہیں مالک مکان کا کھانا رکھا ہوتا ہے اس کی خوشبو اسے بے چین کرتی ہے۔یہ دیکھ کر کہ مکان مالک نہیں ہے باورچی خانے میں گھس کر پیٹ بھر کھانا کھا لیتا ہے اور پھر واپس اپنے کمرہ میں آ جاتا ہے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 4 = 4×1

8۔ درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ 6

(i) بوڑھے مچھوارے کی تصویر کشی افسانہ نگار نے کس انداز میں کی ہے؟

(ii) چیریا کوف کی موت کا سبب کیا ہے؟

(iii) ناول ''بیوہ'' کے اہم کردار کون سے ہیں؟ پریم چند ان کی عکاسی میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں؟

(iv) ڈرامے کے اجزائے ترکیبی لکھیے۔

جواب:

(i) ایک چھوٹی سے کرسی پر بیٹھا ایک بوڑھا آدمی چپ سی لگی ہوئی بالکل خاموش۔ بے حس و حرکت منھ میں پائپ دبی ہوئی۔ ہاتھ میں مچھلی پکڑنے کا کانٹا۔ بوڑھا کوٹ پہنے ہوئے ہے۔ ہاتھ میں مچھلی کا کانٹا ضرور ہے مگر دھیان کانٹے کی طرف نہیں، نہ ہی وہ مچھلی پکڑنا چاہتا تھا۔ جزیرے سے پرے شہر کے پلوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ رہ رہ کر منھ میں دبی ہوئی پائپ ہل اٹھتی تھی۔ بوڑھا ایک طرف یک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔

(ii) چیرویا کوف کی موت کا سبب احساس شرمندگی و پشیمانی ہے کیونکہ اچانک اس کی چھینک نے اسے دنیا چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ جنرل بریژالوف نے اسے بار بار معافی مانگنے کے باوجود بھی اس کو معاف نہیں کیا۔ اگر وہ اس کو معاف کر دیتا تو شاید اس کی زندگی بچ جاتی اور اسے موت نہ آتی۔ اسے شرمندگی صرف اسی بات کی تھی کہ اس سے غیر اخلاقی عمل سرزد ہوا اور اسی شرمندگی نے اس کی جان لے لی۔

(iii) ناول ''بیوہ'' کے اہم کردار امرت رائے، دان ناتھ، پریما، پورنا، لالہ بدری پرشاد، کملا پرشاد، دیوکی اور سمترا ہیں۔ پریم چند نے تمام کرداروں کے ساتھ پوری طرح انصاف کیا ہے۔ امرت رائے پیشے سے وکیل ہیں ایماندار، سچے اور اصول پرست انسان ہیں۔ دان ناتھ پروفیسر ہیں، سہل پسند ہیں، کتب بینی اور سیر و سیاحت میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ پورنا ایک وفا پرست ہندوستانی عورت ہے، پتی کو پرمیشور سمجھتی ہے، پریما پڑھی لکھی سگھڑ اور اصولوں کی قدر کرنے والی عورت ہے، روشن خیال ہے۔ سمترا سخی، فیاض، کھلے ہاتھ کی روایتی بہو ہے۔ سمترا ساس ہے۔ کملا پرشاد لالچی ہے۔ پریم چند نے جس فنکاری سے اپنے کرداروں کی تخلیق کی اس میں وہ کافی حد تک کامیاب رہے۔

(iv) **ڈرامے کے اجزائے ترکیبی**

(a) **پلاٹ**: قصہ یا واقعہ پلاٹ کہلاتا ہے۔ اس پر پورے ڈرامہ کی عمارت کھڑی کی جاتی ہے۔ پلاٹ چست اور مختصر ہونا چاہیے۔

(b) **کردار**: کردار واقعات یا قصہ کو آگے بڑھاتے ہیں۔ کردار زندگی سے قریب ہوں اور ان کا انداز فطری ہو۔

(c) **مکالمہ**: کرداروں کی بات چیت کو مکالمہ کہتے ہیں۔ مکالمے کردار کی مناسبت سے ہوں۔ مختصر اور مؤثر مکالمے کہانی کو آگے بڑھانے میں مددگار ہوں۔

(d) **مرکزی خیال**: کسی نہ کسی مرکزی خیال کے گرد ہی ڈرامہ نگار ڈرامہ تخلیق کرتا ہے۔ مرکزی خیال کو مؤثر انداز سے پیش کرنے سے ہی ڈرامہ کامیاب سمجھا جاتا ہے۔

(e) **طریقۂ پیش کش**: یہ سب سے اہم ہے۔ طریقہ پیشکش سے ہی ایک اوسط درجہ کے ڈرامے کو اعلیٰ پایہ کا ڈرامہ بنایا جا سکتا ہے اور ایک ناقص ہدایت کار ایک بہترین ڈرامہ کو بھی آسمان سے زمین پر لا کر چھوڑ دیتا ہے۔

نمبروں کی تقسیم

3× 2 = 6 کل نمبر

9۔ مندرجہ ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مفصل جواب لکھیے۔ **20**

(i) دبستان لکھنؤ کی شاعری کی کیا خصوصیات ہیں؟ مثالوں کے ساتھ لکھیے۔

(ii) سرسید تحریک کے اغراض و مقاصد کیا تھے؟

(iii) دلی کالج کی علمی اور ادبی خدمات تفصیل سے لکھیے۔

(iv) اردو زبان کے آغاز سے متعلق کیا کیا نظریات ہیں؟ تفصیل سے لکھیے۔

جواب:

(i) **دبستان لکھنؤ کی شاعری**

(a) دبستان لکھنؤ کا تعارف

(b) دبستان لکھنؤ کے شاعروں کے نام

(c) دبستان لکھنؤ کی شاعری کی خصوصیات

(d) دبستان لکھنؤ کی شاعری کی خصوصیات کی مثالیں

(ii) **سر سید تحریک کے اغراض و مقاصد**

(a) سرسید تحریک کے بانی کون تھے

(b) سرسید تحریک کا نصب العین

(c) سرسید تحریک سے وابستہ اہم مصنفین کے نام

(d) سرسید تحریک کے اردو ادب اور شاعری پر اثرات

(iii) **دلی کالج کی علمی اور ادبی خدمات**

(a) دلی کالج کے قیام کی مختصر تاریخ

(b) دلی کالج کی ادبی وعلمی خدمات

(c) اردو زبان وادب کی تاریخ میں دلی کالج کی خاص اہمیت

(d) دلی کالج سے وابستہ مشہور مصنفین کے نام

(iv) **اردو زبان کے آغاز سے متعلق مختلف نظریات**

محمد حسین آزاد، مسعود حسین خان، حافظ محمود شیرانی، سید سلیمان ندوی وغیرہ کے نظریات اور ان کی وضاحت

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 10×2 = 20

10۔ درج ذیل میں سے صرف تین سوالوں کے جواب لکھیے۔ 15

(i) پریم چند کی ناول نگاری کی خصوصیات واضح کیجیے۔

(ii) علامہ اقبال کی نظم نگاری پر تبصرہ کیجیے۔

(iii) آتش کی غزل گوئی پر مختصر نوٹ لکھیے۔

(iv) ترقی پسند تحریک سے متعلق دو ادیبوں کے بارے میں لکھیے۔

جواب:

(i) **پریم چند کی ناول نگاری**

(a) پریم چند کا تعارف

(b) پریم چند کی ناول نگاری کی اہم خصوصیات

(c) پریم چند کے مشہور ناولوں کے نام اور ان کی اہمیت

(ii) **علامہ اقبال کی نظم نگاری پر تبصرہ**

(a) اقبال کا تعارف

(b) اقبال کی مشہور نظموں کے نام

(c) اقبال کی نظم نگاری کی اہم خصوصیات

(iii) **آتش کی غزل گوئی**

(a) آتش کا تعارف

(b) آتش کی غزلوں کی خوبیاں

(c) اردو غزل گوئی میں آتش کا مقام

(iv) **ترقی پسند تحریک سے متعلق ادیب**

(a) ترقی پسند تحریک کا تعارف

(b) ترقی پسند تحریک کے دو ادیبوں کے نام

(c) ترقی پسند تحریک میں ان ادیبوں کا مقام

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **5×3 = 15**

11۔ درج ذیل سوالوں کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب تلاش کر کے لکھیے۔ 5

(i) مرثیہ گو کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ (میر تقی میرؔ، آتشؔ، میر انیسؔ)

(ii) 'روح ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے' نظم کے شاعر کا نام ہے (جمیل مظہری، ن-م-راشد، اقبالؔ)

(iii) افسانہ ''بجوکا'' کا مصنف ہے (راجندر سنگھ بیدی، ہوری، سریندر پرکاش)

(iv) آغا حشر کاشمیری کا مشہور ڈراما ہے (انارکلی، یہودی کی لڑکی، خانہ جنگی)

(v) آرزوؔ لکھنوی کے شعری مجموعہ کا نام ہے (سریلی بانسری، عود ہندی، یادنگر)

جواب:

(i) مرثیہ گو کی حیثیت سے مشہور ہیں .... **میر انیسؔ**

(ii) 'روح ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے' نظم کے شاعر کا نام ہے .... **اقبالؔ**

(iii) افسانہ ''بجوکا'' کا مصنف ہے .... **سریندر پرکاش**

(iv) آغا حشر کاشمیری کا مشہور ڈراما ہے .... **یهودی کی لڑکی**

(v) آرزوؔ لکھنوی کے شعری مجموعہ کا نام ہے .... **سریلی بانسری**

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **1× 5 = 5 ×1**